بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

لَايَتَّخِذِالۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡكٰفِرِيۡنَ اَوۡلِيَاءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

مومنوں کو چاہیئے کہ نہ بنائیں کافروں کو اپنا دوست مومنوں کو چھوڑ کر

الحمد للّٰہ منة

لطمة المصدقين علىٰ وجه المكذبين

مولفہ

حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہؓ مصدقان امام مہدی خلیفۃ اللہ علیہ السلام

مترجم

(باہتمام)

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدرآباد، دکن

سنہ ۱۴۳۰ھ

www.khalifatullahmehdi.info

لطمۃ المصدقین علی وجہ المکذبین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف اللہ کے لئے ثابت ہے جو ایک ہے بے نیاز ہے اور درود اللہ کے نبی محمدؐ پر اور سلام آلِ نبی، اللہ کے ولی موعود پر اور محمد ومہدی علیہما السلام کی آل اور اصحابؓ پر جن کی تعریف اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے، جان اللہ تعالیٰ تجھ کو بینہ (مہدیؑ) کی تصدیق روزی کرے اور دونوں جہاں میں تیری رہبری کرے معرفت دیکر۔ ایک شخص انسان کی نبوت کی حجت کے لئے سلف صالحین کے تمام رسالوں میں جو منقولات لکھی گئی ہیں، اور تمام دلائل کا مقصود جو نبوت کے ثبوت میں کتب اور اقوال سے ذکر کیا ہے، سب کا مقصد یہ ہے، کہ ہر ایک پیغمبر کا دعویٰ نبوت اگلے پیغمبروں کے اخلاق کے موافق ہونے پر موقوف ہے، اور پیغمبروں کے اخلاق کی سچائی کسوٹی ان کی آسمانی کتابیں ہیں، پس جس پیغمبر کی پیغمبری طریق مذکورہ کے موافق ثابت ہو، بے شک وہ پیغمبر صادق ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے، کہ جب کہا مریم کے بیٹے عیسیٰؑ نے کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں، تمہاری جانب اُس کو سچا بتاتا ہوں، جو میرے آگے ہے، یعنے توریٰت اور خوش خبری سناتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیں گے ان کا نام ہے احمدؐ، تو جب وہ رسول (احمدؐ) اُن کے پاس آیا معجزے لے کر، کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے صریح۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جب لیا اللہ نے نبیوں سے عہد، کہ جو کچھ میں تم کو دوں کتاب اور علم، پھر آئے تمہارے پاس کوئی رسول جو تصدیق کرتا ہو اُس (کتاب) کی جو تمہارے پاس ہو تو ضرور اس کو مانو گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب پہنچی اللہ کی طرف سے ان کے پاس کتاب، جو سچا بتاتی ہے اس کتاب کو جو ان کے پاس ہے، اور یہ لوگ پہلے سے فتح بھی طلب کرتے تھے (بواسطۂ محمدؐ) کافروں پر سو جب آ پہنچا ان کے پاس جس کو پہچان رکھا تھا، تو انکار کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب اُن سے (یہود سے) کہا جاتا ہے، کہ ایمان لے آؤ اس پر (انجیل اور قرآن پر) جو نازل فرمایا اللہ نے تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لائیں گے اسی پر (توریت پر) جو اتاری گئی ہم پر، اور کفر کرتے ہیں اس کے ماسوا کا، حالانکہ وہ حق ہے، تصدیق بھی کرتا ہے اس کی جو ان کے پاس ہے۔ تفسیر مواہب میں کہتا ہے کہ یہاں (قرآن سے) یہود کا انکار توریت سے بھی لازم آتا ہے، اس لئے کہ انکار کرنا موافق چیز (قرآن) کا، انکار کرنا اُس چیز (توریت) کا ہے، پس جب کہ دعوئے نبوت اور کتب انبیاء علیہم السلام کی سچائی ایک دوسرے کی موافقت سے متعلق ہے، تو مہدیِ موعودؑ کی تصدیق بھی بالضرور اسی طور پر ہوگی اس لئے کہ مجی مہدیؑ بھی انبیاءؑ کی بعثت کی طرح مخلوق کو خالق کی طرف بلانے کے لئے ہوئی ہے، اور مہدیِ موعودؑ ہر مقصد و مراد میں مصطفےٰؐ کے تابع ہیں، خصوصاً دیدارِ خدا کے باب میں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے

www.khalifatullahmehdi.info

حبیب کوحکم دیا کہ کہدو(اے محمدؐ) کہ یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں مخلوق کوخالق کی طرف بینائی پر میں اور میرا تابع۔اور اللہ پر بھروسہ کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ اے نبیؐ کافی ہے تیرے لئے اللہ اوراس کے لئے بھی جو تیرا تابع تام ہے مومنین سے۔اوراپنی ذات کواللہ کے حوالے کردینے کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہےاس پر بھی اگروہ (یہود) تجھ سے حجت کریں تو کہدے میں تواپنے کومتوجہ کرچکا ہوں اللہ کی طرف اوروہ بھی متوجہ کردے گا اپنے کواللہ کی طرف جومیرا تابعِ تام ہے۔اور اللہ کے حکم سے مخلوق کوخبر پہنچائے اوراللہ کی کتاب سے ڈرانے کے لئے اللہ نے اپنے نبیؐ کے ذریعہ خبردی ہے۔کہ اوروحی کیا گیاہے میری طرف یہ قرآن،تاکہ ڈراؤں میں تم کواس قرآن سےاوروہ بھی ڈرائے گاتم کوجومیرے مقام کوپہنچا۔اسی طرح تمام قرآن جوشہادت کے لحاظ سے اعلیٰ واحسن ہے،مہدیؑ کے حق میں صادق آیا۔اور ہمارے پیغمبرؐ کی کامل متابعت پیغمبر علیہ السلام کے فرمان ہذا''وہ (مہدیؑ) میرے قدم بقدم چلے گا،اورخطانہیں کرے گا'' کے موافق اُس ذات ستودہ صفات (مہدیؑ) میں ظاہرہوئی تمام انبیاءؑ کی بعثت کا خلاصہ فرمانِ رسولؐ ''نہیں مبعوث ہوئے انبیاءؑ کبھی مگرواسطےفرارہونے مخلوق کے دنیا سے خدا کی طرف'' کے مطابق اُس سے (مہدیؑ سے) بدرجۂ اتم ظاہراورمشہور ہوا، فی الجملہ جب کہ حضرت مہدیؑ اقوال وافعال اوراحوال میں مصطفٰےؐ کے موافق ہوگئے،تو مہدیؑ کی تصدیق کرنے والے پیغمبرؐ کی تصدیق کرنے والوں کے مطابق ہوگئے، کیونکہ منادئ حق کی ندا کوسننا اوراللہ کے واسطے ایمان لانا اوراللہ کے فضل سے بخشش طلب کرنا اور اللہ کی خوشنودی اورنزدیکی میں بسرکرنا۔چنانچہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے مومنین کاملین کے متعلق خبردی ہے، کہ اے ہمارے رب ہم نے سناایک منادی کوجوایمان کی ندا کررہا تھا کہ ایمان لاؤ اپنے رب پرتو ہم ایمان لائے۔اے ہمارے رب بخشدے ہمارے لئے ہمارے گناہوں کو،اوردورکرہم سے ہماری بُرائیاں اور ہماراخاتمہ کرنیک لوگوں کے ساتھ۔اے ہمارے رب اورہم کودے جوتونے ہم سے وعدہ فرمایاہے۔اپنے رسولوں کے ذریعہ اورہم کوذلیل نہ کرقیامت کے روز بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔عین ان کا (مومنین کاملین کا) احوال ہے،اورخدا کے حضورآہ وزاری کرنا اورکلام اللہ سے تمام اوامرونواہی کی دعوت کرنااور ہرامرضروری کی معرفت کوکتاب اللہ سے اخذکرناحق ہے،اورایمان شہودی (خدا کی حضوری) کی جستجو کرنااور آپس میں ایک دوسرے کویہی نصیحت کرنااورایسی عملی زندگی کے ساتھ محمد اور مہدی علیہما السلام سے بہبودوفلاح چاہنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین ومخلصین کی تعریف بیان کی ہے کہ اور جب سنتے ہیں قرآن جواُترارسولؐ پرتو تُو ان کی آنکھوں کودیکھتا ہے،کہ امنڈتی ہیں آنسوؤں سےاس وجہ سے کہ انہوں نے حق بات پہچان لی ہے، کہتے ہیں کہ ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو ہم کو ماننے والوں کے ساتھ لکھ لے اور ہم کوکیا ہوا کہ ہم ایمان تو نہ لائیں اللہ اورحق بات پرجو ہمارے پاس آئی اور توقع یہ رکھیں کہ ہم کوداخل کرے ہماراپروردگار صالحین کی جماعت کے ساتھ۔یہ تمام اوصاف ان میں (مومنین مخلصین میں)

www.khalifatullahmehdi.info

ظاہر ہیں اور یہی اللہ کی راہ کے علم اور للہ فی اللہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے ہیں اور مومنوں اور فقیروں کی تواضع کرنا، منکروں اور دولتمندوں سے بے نیاز رہنا اللہ کے لئے نفس و شیطان سے جہاد کرنا، اور جاہلوں اور دشمنوں کی ملامت سے بے باک رہنا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔تو اللہ ایسی قوم کو لائے گا،جس کو اللہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ قوم اللہ کو دوست رکھتی ہوگی نرم دل ہوگی مومنوں کے ساتھ سخت دل ہوگی کافروں کے ساتھ۔جانیں (لڑادے گی اللہ کے راستہ میں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے گی۔یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہے دے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔ان کے حق میں ثابت ہو چکا، اور ان کا ہجرت کرنا، اللہ کے لئے اور اپنے سراؤں سے اخراج کئے جانا ایسی حالت میں کہ وہ اللہ پر ایمان رکھنے والے ہیں اور اللہ کی راہ میں ستائے گئے اور اللہ کے لئے قتل کئے گئے، مانند قول اللہ تعالیٰ کے،تو جن لوگوں نے ہجرت کی اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور لڑے اور مارے گئے۔ان پر صادق آیا بالضرور خدا کا وعدۂ ہذا۔البتہ میں دُور کردوں گا ان سے ان کے گناہ اور البتہ ان کو داخل کروں گا ایسے باغوں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے سے نہریں، یہ بدلہ ہے، اللہ کے ہاں سے، اور اللہ ہی کے پاس اچھا بدلہ ہے۔ان کی شان میں (محمدؐ اور مہدیؑ کی تصدیق کرنے والوں کے حق میں) ثابت ہوا حاصل الامر چونکہ محمدؐ اور مہدیؑ کے مصدِّق [1] ایک دوسرے کی موافقت رکھنے والے ثابت ہو گئے۔مانند قول آنخضرتؐ کے،جس نے جس قوم کی شباہت اختیار کی تو اس کا شمار اُسی میں ہے۔پس میراں سید محمد مہدیؑ کے منکروں کو کافر کہنا پیغمبرؐ کے منکروں کی موافقت کی وجہ سے صادر ہوا۔مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔اسی طرح ان سے اگلوں کے پاس بھی جو رسولؐ آیا، انہوں نے بھی کہا کہ جادوگر ہے، یا دیوانہ ہے، کیا یہی ایک دوسرے کو کہہ رہے ہیں، بلکہ یہ لوگ سرکشی کرنے والے ہیں۔منکرانِ مہدی علیہ السلام بھی ایسا ہی کہتے ہیں، کہ میراں سید محمد ولی کامل ہیں۔اور گناہِ کبیرہ پر مصر رہنے ولاے یعنے جھوٹ کہنے والے ہیں۔ان ہر دوصفتوں کو یکساں رکھنا ایسا ہے۔جیسا کہ پیغمبروں کو شاعرو جادوگر کہنا اور مسحور مجنون کہنا ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس طرح کیا تھا ان کے اگلوں نے۔دیگر یہ کہ بعض منکرین کہتے ہیں، کہ ہم مہدیؑ پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے، جب تک کہ مہدیؑ کے لئے مال و بادشاہت نہ ہو، اور مخلوق کو بفراغت روزی اور راحت ہو، یا مہدیؑ کے لئے بڑے بڑے معجزے ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کے سرکش کے قول کو بیان فرمایا ہے کہ۔اور بولے کہ ہم تو تیرا ہرگز یقین نہ کریں گے، یہاں تک کہ تو بہا نکالے ہمارے لئے زمین سے ایک چشمہ یا تیرے لئے ایک باغ کھجوروں اور انگوروں کا۔پھر تو بہالے اس کے بیچ میں نہریں چلا کر یا ہم پر آسمان گرادے ٹکڑے ٹکڑے۔جیسا کہ تو کہا کرتا ہے یا لے آئے اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے یا ہوجائے تیرے لئے کوئی طلائی گھر (جس میں تو بیٹھا

---

[1] محمدؐ و مہدیؑ کے مصدّق (تصدیق کرنے والے) یعنے صحابۂ محمدؐ اور صحابۂ مہدیؑ ایک دوسرے سے موافقت رکھنے والے ثابت ہو گئے۔

رہے) یا تو چڑھ جائے آسمان میں تو بھی ہم ہرگز تیرے چڑھنے کا یقین نہ کریں گے، جب تک تو ہم پر ایک کتاب [1] اتار کر نہ لائے گا، جس کو ہم پڑھ لیں۔ بعضے مخالفین کہتے ہیں کہ مہدویاں جو حجت و دلائل پیش کرتے ہیں، قابل سماعت نہیں، پس مہدی مفتری، کذّاب اور مبتدع ہے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے، کہ ہم نے تو یہ بات سنی نہیں پچھلے مذہب میں، بس یہ تو من گھڑت ہے۔ کافر کہتے ہیں کہ بس تُو تو مفتری ہے (خدا پر افترا کرتا ہے، اپنی طرف سے باتیں بناتا ہے) اور اس کے مانند بہت سی باتیں ہیں چنانچہ حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات میں فرمایا ہے کہ اگر تلوار اُس کے (مہدیؑ کے) ہاتھ میں نہ ہوتی تو فقہاء اُس کے قتل کا فتویٰ دیتے۔ چونکہ یہ بات بہت ظاہر ہے اس کے بیان کی حاجت نہیں۔ چنانچہ کفار کا یہ قول ہے کہ اور اگر تیری برادری نہوتی تو ہم تجھ کو سنگسار کر ڈالتے۔ سچ کہا ہے ابن عربیؒ نے کہ جب یہ امام مہدیؑ ظاہر ہوگا، تو خصوصاً فقہا ہی اس کے ظاہر دشمن ہوں گے، اس لئے کہ ان کی ریاست باقی نہ رہے گی۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے پہلے تھے تمام لوگ ایک جماعت (پھر مختلف ہوگئے) تو بھیجدے اللہ نے پیغمبرؑ خوشی سنانے والے اور ڈرانے والے اور اتاریں اُن کے ساتھ سچی کتابیں تا کہ اللہ فیصلہ کرے لوگوں میں جس بات میں جھگڑا کریں اور نہ جھگڑا ڈالا کتاب میں مگر انہی لوگوں نے جن کو وہ ملی تھی، کیا ہی ایک دوسرے کو کہہ مرے ہیں، بلکہ یہ لوگ سرکشی کرنے والے ہیں۔ اور بیان کیا اللہ نے کافروں کے قول کو جو کہا، کہ کیا اسی پر (محمدؐ پر) نازل کیا گیا قرآن ہم سب میں سے۔ بلکہ یہ کافر شک میں پڑے ہوئے ہیں، میری نصیحت کی طرف سے، بلکہ انہوں نے چکھا نہیں میرا عذاب، کیا ان کے پاس تیرے پروردگار زبردست بخشنے والے کی رحمت کے خزانے ہیں۔ اور مخالفین کہتے ہیں کہ مہدیؑ بادشاہ ہوگا، چنانچہ کافروں نے کہا کہ کیوں نہ نازل کیا گیا یہ قرآن کسی بڑے آدمی پر ان دو بستیوں [2] کے رہنے والوں میں سے۔ اور سمجھتے ہیں کہ مہدیؑ بنی عباس سے ہوگا اور خانۂ کعبہ میں آئے گا، جیسا کہ کہا اہل کتاب نے کہ محمدؐ بنی اسحاق سے ہوگا، اور بیت المقدس میں آئے گا۔ اور مخالفین کہتے ہیں، کہ مہدیؑ کے پاس مال بہت ہوگا، اور فرشتے مہدیؑ کی گواہی دیں گے، جیسا کہ کافروں نے کہا کہ۔ کیوں نہ اُترا اس شخص پر (محمدؐ پر) خزانہ یا کیوں نہ آیا اس کے ساتھ فرشتہ۔ اور مخالفین کہتے ہیں کہ چند غریبوں اور جاہلوں نے مہدیؑ کی تصدیق کی ہے، علماء اور فضلاء سے کوئی ایمان نہیں لایا۔ بالضرور مہدیؑ کے پیرو جھوٹے ہوں گے جیسا کہ کافروں نے کہا۔ اور ہم نہیں دیکھتے کہ کوئی تیرا تابع ہوا ہو، سوائے ان کے جو ہم میں رذیل ہیں، اور وہ ایمان لائے بھی تو سرسری نظر سے اور ہم نہیں دیکھتے تمہارے لئے اپنے اوپر کوئی بڑائی۔ بلکہ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ تم جھوٹے ہو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ باتیں کرتے ہیں اپنے منھ سے اور مشابہ کرتے ہیں اپنی بات

---

[1] تفسیر قادری میں لکھا ہے کفار نے کہا، کہ آسمان پر سے ہمارے ہر ایک کے نام ایک ایک خوالا ؤ اس مضمون کا کہ تم پیغمبرؑ ہو۔

[2] یعنے ان کافروں کا یہ خیال ہے کہ قرآن مکہ در طائف کے کسی مالدار باعزت شخص پر نازل ہونا چاہیئے تھا۔ (از تفسیر فتح الرحمٰن)

www.khalifatullahmehdi.info

کو ان لوگوں کی بات سے جو کافر ہوگئے اُن سے پہلے لعنت کرے اللہ اُن پر، کہ کہاں سے پھرے جارہے ہیں، اور بعض مخالفین کہتے ہیں کہ اگر ہم مہدیؑ کی پیروی کریں تو مخلوق اور بادشاہوں کے پاس مبغوض اور مردود ہوتے ہیں، جیسا کہ کافروں نے کہا کہ اگر ہم ہدایت کی پیروی کریں تیرے ساتھ تو ہم نکالدئے جاتے ہیں اپنی زمین سے۔ اور علماءِ زماں کہتے ہیں کہ ہم مہدیِ موعودؑ کو پہچاننے کے زیادہ لائق ہیں، اگر اس شخص (سید محمد جونپوری مہدیِ موعودؑ) میں وہ علامتیں پاتے تو ہم سے پہلے مہدیؑ کی تصدیق کون کرتا۔ ولیکن دونشانیاں اس مہدیؑ میں موجود ہیں، پس وہ جھوٹے ہیں، جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ۔ اور کافر کہنے لگے مومنوں کی نسبت کہ اگر بہتر ہوتا (محمدؐ کا کہنا) تو سبقت نہ لے جاتے ہم پر (قبیلوں کے رذیل لوگ) محمدؐ کی طرف اور جب اس کے ذریعہ سے ہدایت نہ پائی تو کہتے ہیں کفار کہ یہ تو قدیمی جھوٹ ہے، اور جس وقت خدائے تعالیٰ نے مہدیؑ کو حق کی طرف بلانے کے لئے انبیاء اور رسولؐ کے اخلاق کے ساتھ مبعوث فرمایا تو زیادہ تر مخالفین اپنے علم کے گھمنڈ میں جو ان کے اور اللہ کے درمیان بڑا پردہ ہے شاداں رہے، یعنے اپنی پسندیدہ باتوں اور وہ وجوہات کہ جن کو اپنے زعم باطل میں اُس ذاتِ انبیاء صفات (مہدیؑ) کے مخالف پائے، اختیار کئے۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ پھر جب ان کے پاس آئے ان کے پیغمبر معجزے لے کر تو یہ لوگ خوش ہوئے اس پر جو اُن کے پاس علم تھا [1]۔ اور مخالفین کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں مہدیؑ کا نام منصوص نہیں ہے جیسا کہ اہل کتاب نے کہا، کہ توریت اور انجیل میں محمدؐ کا نام مذکور ہی نہیں، باوجود یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسی طرح کہہ چکے ہیں وہ لوگ جو ان سے پہلے گذرے ہیں ان ہی جیسی باتیں۔ ان سب کے دل ملے جلے ہیں۔ بے شک ہم بیان کر چکے نشانیاں اُن لوگوں کے لئے جو یقین کرتے ہیں۔ اور بعض مخالفین کہتے ہیں کہ جو کچھ خدا اور رسولؐ کی طرف سے ثابت ہو ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں؟۔ جاننا چاہیئے کہ مخالفین کا یہ اقرار امرِ زائد سے تعلق رکھتا ہے، امرِ ضروری بدیہی سے متعلق نہیں اور جو چیز کہ پوشیدہ ہے اس سے متعلق ہے، شخصِ معین سے متعلق نہیں، پس ان مخالفوں کا یہ قول اہلِ کتاب کے قول کے موافق ہے کہ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے، کہ ایمان لے آؤ اُس پر جو نازل فرمایا اللہ نے تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لائیں گے اسی پر جو اتارا گیا ہم پر اور انکار کرتے ہیں، اس کے ماسوا کا۔ حالانکہ وہ سچا ہے، تصدیق بھی کرتا ہے، اُس کی جو اُن کے پاس ہے، اور جب اُن کو کتاب اللہ کی طرف بلاتے ہیں مانند قول

---

[1] یعنے ہمارے پیغمبرؐ جب علم دین اور آسمانی وحی لے کر آئے اور صاف دلیلیں صریح معجزے دکھائے تو یہ لوگ اپنی ذاتی لیاقت اور علم معاش (دنیا کی زندگی کے علم) پر نازاں ہوئے اور کہا کہ ہم کو ان کے (پیغمبروںؐ کے) علوم کی ضرورت نہیں ہے، ہماری حسنِ تدبیر اور دنیاوی معاملات کے انتظام کا سلیقہ ہمارے لئے زیادہ نافع ہے، غرض علم الٰہی اور علم دین کو وقعت کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ (از تفسیر مدارک التنزیل)۔

www.khalifatullahmehdi.info

اللہ تعالیٰ کے آؤ ایک ایسی بات کی جانب جو یکساں ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کہ ہم کسی کی عبادت نہ کریں سوائے اللہ کے اور نہ شریک ٹھیرائیں اس کا کسی کو اور نہ بنائے ہم میں کوئی کسی کو رب اللہ کے سوائے۔ اس فرمانِ خدا کے مانند خدا کی کتاب کے احکام اور اخلاقِ حسنہ جو انبیاءؑ پر صادق آتے ہیں ان کو چھوڑ کر دوسری چیزوں کو حجت میں پیش کرتے ہیں، جو بالکل عقائد سے تعلق نہیں رکھتے مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور جب آیا ان کے پاس اللہ کی طرف سے رسول کہ سچا بتاتا ہے اس کتاب کو جو اُن کے پاس ہے تو پھینک دیا ایک گروہ نے ان لوگوں میں سے جو کتاب دئے گئے ہیں، اللہ کی کتاب کو پیٹھ کے پیچھے گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں، باوجود یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو شخص نہ حکم دے اُس کے موافق جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ پس بالضرور کافروں کے یہ احوال ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے محمدؐ) کیا تو نے اُن کو نہیں دیکھا، جن کو ملا ایک حصہ کتاب کا ان کو بلایا جاتا ہے اللہ کی کتاب کی جانب تا کہ وہ اُن میں فیصلہ کرے پھر بھی روگردانی کرتا ہے ایک گروہ اُن میں کا اور وہ اعراض کرتے ہیں۔ اور ان کافروں کا خدا کی کتاب کے احکام سے روگردانی کرنا، اور ان سے اعراض کرنا بعید نہیں اور کفار کا احکامِ الٰہی سے مقابلہ کرنے کا سبب وہ ہے کہ بزرگوں کے اقوال کو نہ سمجھ کر اور اُن کے اختلافات کی کنہ کو نہ پہنچ کر اپنی جہالت اور اپنی نفسانی خواہشوں سے یہودیوں کے موافق انہوں نے عقیدہ باندھ لیا ہے، مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ یہ اعراض اس لئے ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم کو ہرگز نہ چھوئے گی دوزخ کی آگ مگر گنتی کے چند روز اور بہکا رکھا ہے ان کو دین کے بارے میں ان باتوں نے جو یہ اپنی طرف سے بناتے ہیں اور بعضے بادشاہانِ زماں فرعوں مکان نماز تلاوت قرآن اور روزۂ رمضان جیسے فرائض سے روکتے ہیں۔ مساجد اور شعارِ اسلام کی ترک تعظیم کی اتباع کرتے ہیں یہاں تک کہ اگر کوئی مسلمان ان کے علاقہ میں گائے ذبح کرے تو اُس مسلمان کو ذبح کر دیتے ہیں۔ سوروں کی تعظیم اور کفار کے رسموں کی ادائی کر کے ائمہ کفار ہو گئے ہیں۔ اور وہ کلمہ گو کہ جنھوں نے ان کی اطاعت کی وہ بھی کافر ہو گئے مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ میں ضرور دوزخ بھروں گا تجھ سے اور ان لوگوں سے جو تیری پیروی کریں سب سے۔ اگر چہ یہ آیت ابلیس اور اس کی پیروی کرنے والوں کی شان میں ہے، لیکن جو کوئی ہو کہدے ہوا کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ خناس جو وسوسہ ڈالتا ہے، لوگوں کے دلوں میں جنات اور آدمی دونو ہی کی جنس میں سے ہوتا ہے، مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ شیاطین انس و جن ایک دوسرے کو طمع دار باتیں فریب دینے کو سکھاتے رہتے ہیں۔ ایسی شیطانی پیروی کرنے والوں کو ایک جماعت مسلمان جانتی ہے اور جو شخص کہ کفار کو مسلمان کہتا ہے بیشک وہ کافر ہے۔ اور بعضے بادشاہاں سری ستی اور گنیش کی پرستش کرتے ہیں اور ان کے نام سے فرمان جاری کرتے ہیں اور تمام مشائخوں، علماء اور کلمہ گویوں میں سے بعض ان کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں، یہ بھی مشرک ہو گئے ہیں۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ اور نہ کہا مانو حد سے گذرنے والے لوگوں کا جو فساد کرتے ہیں ملک میں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔

www.khalifatullahmehdi.info

اور شیطان دل میں ڈالتے ہیں اپنے رفیقوں کے کہ تم سے کج بحثی کریں، اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو بلاشبہ تم مشرک ہو۔ اور وہ لوگ جو ایسے مشرکوں کو موجود جانتے ہیں، وہ بھی مشرک اور کافر ہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ اُن کو کیوں نہیں منع کرتے اللہ والے درویش اور علماء۔ کیونکہ وہ محافظ ٹھیرائے گئے تھے اللہ کی کتاب پر۔ اور قبول نہیں کرتے ہیں سچا دین۔ لیکن ان سے۔ اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں، جن کو حرام کردیا ہے اللہ اور اس کے رسولؐ نے۔ صادر ہوتا ہے۔ نہ اللہ کو مانتے ہیں اور نہ روز آخرت کو بھی ان پر ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے ایک لفظ کا انکار بھی تمام کلام اللہ کا انکار ہے، تو پھر کیوں منع نہیں کئے۔ یعنے کیوں روا رکھے۔ حالانکہ مناہیات کو روا رکھنا کفر ہے اور اس معنے کی بعض تفسیر اصحاب سبت کہ لڑو ان لوگوں سے جو نہ اللہ کو مانتے ہیں اور نہ روزِ آخرت کو اور نہ اُن کو حرام سمجھتے ہیں جن کو حرام کردیا اللہ اور اُس کے رسول نے۔ نیز فرمانِ خدا۔ کہد و کہ لا چکے ہیں تمہارے پاس مجھ سے پہلے بہت پیغمبر کھلی نشانیاں اور یہ معجزہ بھی جو تم کہہ رہے ہو، پھر کیوں قتل کرڈالا تم نے ان کو اگر تم سچے ہو۔ کے تحت امام زاہد فرماتے ہیں کہ کس لئے قتل کیا انہوں نے یعنے تمہارے باپ دادا نے کس لئے قتل کیا اُن کو (پیغمبروں کو) اور تم نے قاتلین انبیاءؑ سے کیوں دوستی کی، پس ثابت ہوا کہ قاتلین انبیاءؑ سے دوستی کو جائز رکھنا، اور ان سے اتحادِ عمل کرنا، انبیاءؑ کا انکار کرنا ہے، اور ایک قوم کو (قوم مہدیؑ کو) جو خدا اور رسول کی اطاعت میں عالم پر فضیلت رکھتی ہے، اس کو تمام گمراہوں اور کافروں سے بدتر مخالفین سمجھتے ہیں، یہاں تک کہ ان کے وجود ہی پر قتل و اخراج کا حکم جائز سمجھتے ہیں، یہ محض ظلم اور عین ضلالت ہے، مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ کیا تو نے اُن کو نہیں دیکھا، جن کو دیا گیا ایک حصہ کتاب[1] کا کہ وہ مانتے ہیں بُت اور شیطان کو اور کہتے ہیں کافروں کو کہ یہی لوگ (کفار) مومنوں کی بہ نسبت زیادہ راہ پانے والے ہیں۔ پس جو لوگ گفتار کردار اور اعتقاد میں اہل کتاب اور کفار کے موافق ہیں۔ اللہ اور انسانوں کے پاس بیشک کافر ہیں۔ اللہ رحم کرے اُس پر جس نے انصاف کیا۔ ثانیاً یہ کہ مہدیؑ کو جھٹلانا مہدیؑ کو کافر ٹھیرانا ہے، اور یہ بہت واضح ہے، کہ مومنِ صالح کو کافر ٹھیرانے والا خود کافر ہے، تو پھر مہدیِ موعودؑ کی تکفیر کیسے ثابت ہوسکتی ہے۔ یعنے جو شخص صاحبِ فرمان کو جھوٹا سمجھتا ہے گویا وہ شخص صاحب فرمان کو اللہ پر بہتان باندھنے والا سمجھتا ہے اور اللہ پر بہتان باندھنا کفر اور شرک سے زیادہ برا ہے، مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو بہتان باندھے اللہ پر جھوٹا یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ اور اُمتِ مرحومہ کے تمام مفسروں نے ظلم کا معنے شرک اور کفر کیا ہے۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے، اور جو لوگ کفر کرتے ہیں وہی ظالمین ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دل سے جھوٹی بات تو وہ بتاتے ہیں، جن کو یقین نہیں اللہ کی آیتوں پر۔ پس ثابت ہوا کہ نبوت اور

---

[1] یعنے صرف کتاب کے الفاظ دئے گئے ہیں۔ کہ ان کو زبان سے پڑھ لیتے ہیں، باقی ان پر عمل کرنا ان کے نصیب میں نہیں (از موضح القرآن)۔

مہدیت کی دعوتؑ کرنے والے کا دعویٰ خدائے تعالیٰ کے فرمان سے متعلق ہے، اگر وہ کاذب ہے تو کافر ہے، اور اگر وہ مخبر صادق ہے، تو پس مخبر صادق کا انکار کرنے والا کافر ہے، مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ پھر اُس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے جھوٹ بولا ۱؎ اللہ پر اور جھٹلایا سچے کلام کو جب کہ وہ اُس کے پاس آیا! کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں ہے، اور اگر کہے تو کہ کئی اولیاءاللہ نے مہدیت کا دعویٰ کیا تھا، ان کو کیا کہتے ہو؟ جان اے عزیز جو اولیاء اللہ کہ مطلق مہدیؑ کہلائے ہیں از روئے لغت کے جائز ہے، اور جنہوں نے موعود کہلایا ہے، وہ باز آ گئے ہیں۔ بالفرض جو موعودؑ نہو اور موعودیت کا دعویٰ کرے اور اس پر مصر بھی ہو تو بیشک وہ کافر ہے جیسا کہ اس کا ذکر گزر چکا فی الجملہ ثابت ہو گیا، کہ مہدیؑ کو جھٹلانا اُس کو کافر کہنا ہے۔ اور چونکہ مومن صالح کی تکفیر سے کفر لازم آتا ہے، تو مہدیِ موعودؑ کی تکفیر کیوں نہو۔ اور اُس ذات (مہدیِ موعودؑ) پر خلاف شرع باتیں کرنے کا گمان کرنا بھی حرام ہے، اس لئے کہ یہ گمان ایسے شخص پر ہوسکتا ہے، جس پر بے ہوشی غالب ہو اور کبھی پیغمبرؐ کے خلاف اُس سے صادر ہو، نہ کہ اس ذات پر جو محفوظ عن الخطا اور انبیاءؑ کی طرح معصوم ہو شطحیات کا گمان ہوسکتا ہے، اور انبیاءؑ پر شطحیات کا گمان کرنا کفر ہے، دیگر یہ کہتے ہیں کہ عام ولی کا انکار کفر نہیں ہے؟ ایسا نہیں ہے بلکہ تمام اولیاء اور بعض علماء کا اس بات پر اتفاق ہے، کہ عام ولی کا انکار کفر ہے، اور بعض کے پاس گناہ کبیرہ سے اور بعض کے نزدیک فاحش ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ اس کا ذکر ہم عنقریب کریں گے۔ لیکن جان لو کہ خاتمِ اولیاءؑ اس حکم سے علیحدہ ہے۔ کیوں کہ وہ خدا کا موعود ہے اور خدا کے وعدہ کا انکار کفر ہے، جیسا کہ خبر دی ۲؎ کعب احبار ۳؎ نے بیشک میں پاتا ہوں مہدیؑ کو لکھا ہوا انبیاءؑ کی کتابوں میں اور ذکر کیا ہے تفسیر تاویلات میں جہاں کہ اُس نے قرار دیا ہے الم کو قسم اور اس کے جواب کو محذوف اور وہ جوابِ محذوف یہ ہے، کہ

۱؎ یعنے اگر میں نے جھوٹ خدا کا نام لیا اور ناجائز طور پر اپنے کلام کو اس کی طرف منسوب کر کے اس کا کلام بتایا تو مجھ سے زیادہ بُرا کون؟ اور اگر وہ سچا تھا اور تم نے اپنے ذاتی عناد اور کج روی کے باعث اس کو جھوٹا سمجھا، اور دین برحق کو اس کے پیچھے جھٹلا کر کافر بنے تو تم سے بڑھ کر ظالم کون؟ (از موضح القرآن)۔

۲؎ کما اخبر کعب الاحبارؒ سے الی جمیع الانبیاءؑ تک جو عبارت ہے "سراج الابصار" میں مذکور ہے۔

۳؎ حضرت عالم میاں سید حسینؒ نبیرہ حضرت بندگی میاں سید علی ستونِ دینؒ خلیفۂ حضرت میاں سید میرانجیؒ شارح سراج الابصار نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

منہا ماروی عن کعب الاحبار۔ اور نیز یہ بات مہدی کے بعضے خصائص سے ہے، جس کی روایت کعب احبارؒ سے کی گئی ہے، جو علماء بنی اسرائیل میں سے ایک عالم تھا، جس کی عمر دو ہزار سال تھی، موسیٰ علیہ السلام کی صحبت سے مشرف ہو چکا تھا، توریت کا کامل علم رکھتا تھا اور اسی طرح داؤد علیہ السلام سے ملاقات کر کے زبور کی تعلیم پائی۔ عیسیٰ علیہ السلام سے مل کر انجیل کا علم کامل طور پر حاصل کیا اور اکثر انبیاءؑ سے ملاقات کی ان کے صحیفوں اور کتابوں کا مطالعہ کیا، نبی آخر الزماں کے زمانہ میں ہمارے سردار محمد رسول اللہؐ کی (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

www.khalifatullahmehdi.info

البتہ تحقیق کہ میں بیان کرنے والا ہوں اس کتاب کو (قرآن کو جو محمدؐ پر نازل ہوا ہے) جس کا وعدہ انبیاءؑ کی زبانوں پر کیا گیا ہے، اوران کی کتابوں میں یہ ہے، کہ قرآن مہدیؑ کے ساتھ ہوگا آخری زمانہ میں۔اورنہیں جانے گا قرآن کے بیان کو جیسا کہ اُس کو جاننے کا حق ہے، مگر مہدیؑ جیسا کہ فرمایا عیسیٰؑ نے کہ ہم تمہارے پاس تنزیل (الفاظ) لاتے ہیں رہی تاویل (معنی) پس لائے گا اس کو فارقلیط آخری زمانہ میں انتہیٰ شیخ عبدالرزاق نے فارقلیط سے مراد جن کا نام زبانِ عیسیٰؑ سے ادا ہوا محمد مہدیؑ سے لی ہے اگرچیکہ دوسروں نے محمد نبیؐ مراد لی ہے اورحق وہی ہے جس کو شیخ عبدالرزاق نے کہا، کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول کہ ہم تنزیل کو لاتے ہیں اُن تمام انبیاءؑ کو شامل ہے آدمؑ سے ہمارے نبیؐ تک جن پر کتابیں اور صحیفے نازل ہوئے۔جیسا کہ شامل ہے نبیؐ کا قول کہ ہم انبیاءؑ کا گروہ ہیں، نہ ہم کسی کے وارث ہوتے ہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے۔یعنے تمام انبیاءؑ پس اس سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاءؑ کا حق یہ ہے، کہ تنزیل کو لائیں۔اور مہدیِ موعودؑ کا حق یہ ہے، کہ تاویل کو لاوے، اور یہ بات اُس عہدہ کی وجہ سے ہے جو اللہ سے ملا ہے فی الجملہ کعب احبار کی نقل اور تفسیر کے مضمون سے معلوم ہوا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبرؐ کی زبان مبارک سے مہدیؑ کو موعود فرمایا ہے، اس طرح تمام انبیاءؑ کی زبان مبارک سے مہدیؑ کی ذات مہدیِ موعودؑ ہوئی، اور ہمارے پیغمبرؐ کا وعدہ چونکہ ثابت ہو چکا لہذا وہی خدائے تعالیٰ کے وعدے ہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔اور نہ بات کرتا ہے (محمدؐ) اپنی خواہش نفس سے یہ تو وحی ہے جو اس کو بھیجی جاتی ہے۔اور نبیؐ کا وعدہ یہ ہے کہ ہر ایک صدی میں میری اُمت سے مہدی ہوں گے، جن میں نو لغوی ہیں، دسواں موعود ہے، جس نے اس پر ایمان لایا پس تحقیق کہ اُس نے مجھ پر ایمان لایا۔اور جس نے اُس کا نکار کیا، پس تحقیق کہ اُس نے میرا انکار کیا اور ایک

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ سے)

صحبت سے فیض یاب ہوکر قرآن کا علم بھی حاصل کیا تھا، حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر گواہی دی اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی۔انہ قال النبی لا جدالمھدی مکتوبا فی اسفار الانبیاء ۔(یہ شان اور یہ فضائل رکھنے والے) کعب احبارؓ نے فرمایا ہے کہ بیشک میں پاتا ہوں مہدیؑ کے ذکر کو پیغمبراؑن ماضی کی کتابوں میں۔مافی حکمه ظلم و لا عیب ۔مہدیؑ کے حکم میں کوئی ظلم اور کوئی عیب نہیں ہے۔ اخرجه الا امام ابو عمر المقری فی سننه ۔ابو عمر مقری نے حدیث کعب کو اپنی سنن میں لایا ہے۔ و اخرجه الحافظ ابو عبد اللّٰه نعیم بن حماد اور حافظ ابوعبداللہ نعیم ابن حماد نے بھی حدیث کعب کو بیان کی اہے۔فانظر ایها المنصف ذاکان ذکر المھدی فی کتب الانابیاء الماضین۔پس غور کرائے منصف جب کہ مہدیؑ کا ذکر پیغمبران ماضی کی کتابوں میں ہے تو۔ فلابد ان یکون فی کتابنا ۔پس ضرور ہوا کہ مہدیؑ کا ذکر ہماری کتاب یعنے قرآن میں بھی ہو۔ ھذ ا ۔یہ یعنے پیغمبران ماضی کی کتابوں میں مہدیؑ کا ذکر ہونے کے سبب سے ہماری کتاب (قرآن) میں مہدیؑ کا ذکر ہونا۔ اولٰی بدلیل العقل۔ازروئے دلیل عقلی زیادہ اولیٰ ہے کما بیّن المھدیؑ۔جیسا کہ مہدیؑ نے اپنا ذکر قرآن میں ہونے کے متعلق بیان فرمایا ہے۔

www.khalifatullahmehdi.info

روایت تفسیر کشاف اور شرح مقاصد میں بھی آئی ہے، ایضاً مجی مہدیؑ حق ہے، اور حق کو چھپانا اور اُس سے روگردانی کرنا کفر ہے، اور مجی مہدیؑ بھی مذکورہ دلائل سے ثابت ہو چکی ہے ان دلائل کے سوا جو دلیل کہ وجود مہدیؑ کو ثابت کرتی ہے مجی مہدیؑ پر صادق آتی ہے، یہ بات تمام امتِ موحومہ میں اس قدر پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے، کہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔ ایضاً مہدیِ موعودؑ کا وجود ہمارے پیغمبرؐ سے بالتواتر ثابت ہو چکا ہے اور جو بات کہ بالتواتر ثابت ہو، اس کا انکار کفر ہے، چنانچہ قرطبی میں مذکور ہے، کہ آنحضرتؐ کی روایت سے مہدیؑ کے باب میں حدیثیں راویوں کی کثرت کے سبب سے درجۂ تواتر کو پہنچی ہیں۔ ایضاً اُس ذاتِ ستودہ صفات (مہدیؑ) پر اجماع کا اتفاق ہو چکا ہے۔ اور اجماع کے اتفاق کا انکار کفر ہے جیسا کہ تصریح کی ہے صاحبِ تاویلات نے اللہ کے قول کے تحت کہ۔ نہیں تھے وہ لوگ جو کافر ہوے۔ یعنے روگردانی کئے یا دین سے اور حق کی طرف پہنچنے کے راستہ سے مانند اہل کتاب کے اور یا روگردانی کئے حق سے مانند مشرکین کے۔ اور مشرکین نہیں تھے علیحدہ ہونے والے اس ضلالت سے جس میں وہ مبتلا تھے یہاں تک کہ آیا اُن کے پاس بینہ۔ یعنے حجتِ واضحہ جو مطلوب کی طرف پہنچانے والی ہو۔ اور یہ اس وجہ سے کہ مختلف فرقے یہود اور نصاریٰ اور مشرکین کے جو اپنی نفسانی خواہشوں اور گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے، اور آپس میں ایک دوسرے سے خصومت وعناد رکھتے تھے، اور ہر گروہ جس روش پر تھا اُس کے حق ہونے کا دعویٰ کرتا تھا، اور اپنے ملاقاتی کو اپنے دین کی طرف بلاتا تھا اور اپنے ملاقاتی کے دین کو باطل کی طرف منسوب کرتا تھا پھر وہ لوگ آپس میں متفق رہتے تھے کہ ہم جس دین میں ہیں اُس سے علیحدہ نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ نبیؑ ظہور کرے جس کا وعدہ کیا گیا ہے، اور جس کی اتباع پر توریٰت اور انجیل میں حکم کیا گیا ہے پس ہم حق پر ایک کلمہ پر رہ کر اُس کی اتباع کریں گے اب بعینہٖ (ان بہتر فرقوں والے) متفرق اہل مذاہب متعصبوں کا حال ہے اور انکا انتظار آخری زمانہ میں مہدیؑ کے نکلنے کے متعلق اور اُن کا وعدہ کرنا مہدیؑ کی اتباع پر اس حال میں کہ وہ ایک کلمہ پر متفق ہیں اور نہیں سمجھتا ہوں میں ان بہتر فرقوں کے حال کو مگر حال اُن ہی فرقوں کا جو یہود ونصاریٰ ومشرکوں سے مذکور ہوے اور جب کہ مہدیؑ ظاہر ہو جائے گا، تو اللہ ہم کو مخالفت کے شر سے بچائے، پس حکایت کیا اللہ نے ان کے قول کی اور بیان کیا، کہ وہ لوگ نہیں متفرق ہوئے قوی طور پر متفرق ہونا اور نہیں سخت ہوا اُن کا اختلاف اور اُن کی آپس کی دشمنی، مگر بعد اس کے کہ آ گیا اُن کے پاس بینہ (دلیل مہدیؑ کے نکلنے کی) اپنے ظہور کے ساتھ۔ کیونکہ ہر فرقہ بلکہ ہر شخص وہم کیا ہوا ہے، کہ مہدیؑ اُس کی خواہش کے موافق ہوگا، اور اُس کی رائے کو درست ٹھیرائے گا، یہ اُس کا وہم کرنا اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنے دین باطل کی وجہ دین حق سے پردہ میں ہے پس جب مہدیؑ اُس کے خلاف میں ظاہر ہوگا تو اس کا کفر اور اس کا عناد بڑھ جائے گا، اس کا کینہ اور حسد سخت ہو جائے گا۔ ایضاً علماء باللہ کی توہین کفر ہے، چنانچہ ہدایہ اور فتاویٰ ناصری میں لکھا ہے، کہ علماء باللہ کے کپڑوں اور جوتیوں کی توہین کرنا بھی کفر ہے، کیونکہ

www.khalifatullahmehdi.info

اس سے اُن کی ذات کی اہانت ہوتی ہے،اور دیندار کی توہین اور حقارت کرنا دین کی توہین اور حقارت کرنا ہے اور مہدیؑ اعلیٰ عالم باللہ ہے،مہدیؑ کو جھٹلانے میں مہدیؑ کی بڑی توہین ہے اور یہ بہت ظاہر ہے ایضاً داعی شرع کی اہانت بھی کفر ہے،جیسا کہ نوادر میں مذکور ہے۔کہ جس نے داعی شرع کو قبول نہ کیا،حقیر سمجھ کر تو کفر کیا یعنے اُس نے داعی شرع کی توہین کی اور مہدیؑ اللہ کے حکم سے جن وانس کو اللہ کی طرف بلانیوالا ہے،اور مہدیؑ صاحب زماں ہے،صاحب زماں کی اطاعت لازم ہے،اور جوامر کہ لازم ہے،اس کا انکار کفر ہے مقصد الاقصیٰ میں کہتا ہے کہ مہدیؑ کو صاحب زماں اور صاحب فرماں کہتے ہیں اور صاحب فرماں پیغمبروں کا رتبہ ہے،اور صاحب زماں اولوالامر ہوتا ہے اولوالامر ۱؎ کی اطاعت فرض اور اُس کا انکار کفر ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اطاعت کرو تم اللہ اور رسولؐ کی اور اس کی اطاعت کرو جو تم میں اولوالامر ہے۔اور مہدیؑ خدا کی آیت ہیں چنانچہ مواہب میں اس آیت کے تحت کہ۔کیا یہ لوگ اسی کی راہ دیکھ رہے ہیں،کہ آموجود ہوں اُن کے پاس فرشتے ،یا آجائے تیرا پروردگار۔یعنے تیرے رب کی آیتیں،یعنے دوسری آیتیں اور اُن آیات کے منجملہ ظہور مہدیؑ اور نزول عیسیٰؑ ہے کہا ہے۔اور اللہ کی آیات میں سے کسی ایک آیت کا بھی انکار کفر ہے،اور وہ (آیت اللہ یعنے مہدیؑ) اللہ کی حجت ہے،اور اللہ کی حجت کا انکار کفر ہے۔چنانچہ محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحاتِ مکی میں فرمایا ہے کہ تحقیق مہدیؑ اپنے اہل زمانہ پر اللہ کی حجت ہے اور یہ (اللہ کی حجت ہونا) انبیاءؑ کا درجہ ہے،جس میں مشارکت واقع ہوتی ہے۔اور مہدیؑ خلیفۃ اللہ ہے خلیفۃ اللہ کا انکار کفر ہے،جیسا کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جب تم دیکھو رایاتِ سود کو کہ وہ آئی ہیں خراسان کی جانب سے،پس تم اُن کے پاس آؤ۔بیشک اُن میں اللہ کا خلیفہ مہدیؑ ہے۔ایضاً مہدیؑ خلیفۂ مصطفےٰؐ ہے ۲؎۔اور خلیفۂ مصطفےٰؐ کی اطاعت فرض ہے۔

۱؎ سندہ کا بادشاہ چاہا کہ اپنے ملک سے اخراج کرے،قاضی کو بھیجا اور کہلایا،کہ بادشاہ کا فرمان ہے کہ یہاں سے آگے چلے جاؤ۔حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ کہ تیرے بادشاہ کا فرمان تیرے لئے ہے،جس وقت کہ ہمارا بادشاہ ہم کو کہے گا آگے چلے جائیں گے۔اس کے بعد قاضی نے کہا،کہ اولوالامر کی اطاعت لازمی ہے،آنحضرتؑ نے فرمایا حالانکہ تو قاضی ہے،بیان کر کیا اولوالامر کے شرائط تیرے بادشاہ میں موجود ہیں اگر تو اُس کو شرعی احکام سے اولوالامر ثابت کرتا ہے،تو بندہ اس کے کہنے پر اسی وقت چلے جاتا ہے۔قاضی نے کہا خوندکار فرمائیں۔آنحضرتؑ نے فرمایا کہ تیرا بادشاہ عادل ہے یا ظالم؟ قاضی نے کہا بلکہ اظلم ہے،اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا کہ شرع مصطفےٰؐ کی پیروی کرنے والا ہے،یا اپنی خواہشات کی پیروی کرنے والا؟ قاضی نے کہا کہ شرابخوار خود پرست اور مغرور ہے،صراط مستقیم اور پرہیزگاری سے بالکل محبت نہیں رکھتا ہے،امام علیہ السلام نے فرمایا کہ پس تو ایسے شخص کو کس طرح اولوالامر کہتا ہے؟ چونکہ قاضی سے جواب صواب نہ بن پڑا تو دوسری تقریر شروع کر دی۔

۲؎ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

اور یہ کہا جاتا ہے کہ نبیؐ کے بعد خلافت صرف چھ اشخاص کے لئے صحیح ہے،ان میں سے پہلے ابوبکرؓ ہیں (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

www.khalifatullahmehdi.info

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے بعد چھے اشخاص ہی یعنے ابوبکرؓ۔عمرؓ۔عثمانؓ۔علیؓ۔مہدیؑ اور عیسیٰؑ کی خلافت ہوگی، اورامت نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ مہدیؑ کی خلافت ابوبکرؓاور عمرؓ کی خلافت کے مانند ہے اور مہدیؑ کے اخلاق انبیاءؑ کے اخلاق ہیں اور وہ اخلاق انبیاءؑ کے لئے حجت قطعی ہیں انبیاءؑ کی حجت کی تکفیر کفر ہے، اور مہدیؑ کے شاہد کلام اللہ اور اتباعِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور کلام اللہ کا انکار کفر ہے اور شرع کا انکار بھی کفر ہے، لیکن جو لوگ عام اولیاء کے انکار کو گناہِ صغیرہ کہتے ہیں وہ تھوڑے اور نادر ہیں اور نادر مانند معدوم کے ہے، باوجود اس کے صغیرہ کا اصرار کبیرہ ہوجاتا ہے، اور کبیرہ داخل شرک ہے، مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ اور قائم رکھو نماز اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہلاکت سے شرک کرنے والوں پر جونہیں دیتے زکوٰۃ۔ اور مشرک لائق بخشش نہیں، اور جو لوگ عام اولیاء کے انکار کو کبیرہ جانتے ہیں۔ مثل خواجہ جنید بغدادی قدس سرہٗ کے آپ نے فرمایا کہ ولی کی بات کا انکار حرام ہے بلکہ سمِ قاتل کے برابر ہے، اور خودکشی کرنے والا کافر ہے، اور کبیرہ کا اصرار بھی کفر ہے، چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ۔ جس نے ترک کیا نماز کو اصرار کے ساتھ پس تحقیق کہ وہ کافر ہوا، اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جھوٹا میری اُمت سے نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دل سے جھوٹی بات تو وہ بناتے ہیں، جن کو یقین نہیں اللہ کی آیتوں پر۔ اور جو لوگ عام ولی کے انکار کو کفر کہتے ہیں اور ان کے جیسے دوسرے کاشف المعانی کی اس عبارت کو حجت میں پیش کرتے ہیں کہ۔ انبیاءؑ کی تصدیق ان کے محمودہ خصلت کی وجہ واجب ہوئی پس خصلتِ محمودہ ہی تصدیق کے واجب ہونے کی علت ہوگی۔ اور جب خصلتِ محمودہ اس ولی میں موجود ہو تو اس پر بھی وہی حکم دَور کرے گا۔ اور یہ بات فقہ حنفیہ کے اصول میں سے ہے، اور مہدیؑ کی گروہ کی تعریف میں آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ نکلے گی آخری زمانہ میں ایک قوم میں اُن سے ہوں اور وہ مجھ سے ہیں اور ان میں کے عام لوگ اولیاء اللہ ہیں، ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہؐ ان کی علامت کیا ہے؟ تو آنحضرتؐ نے فرمایا، کہ وہ ایک ایسی قوم ہے، جو نہیں ہوں گے علمِ ظاہری کی کثرت کے ساتھ اور نہیں ہوں گے اُن کے پاس بہت کتابیں اور تعلیم پائیں گے قرآن شریف کی باوجود اپنے کبرسن کے اور سکھیں گے وہ ایمان کی مٹھاس میں سے ایک مٹھاس کے ساتھ اور رسول اللہؐ کی سنت جم جائے گی اُن کے دلوں میں اونچے پہاڑوں کی طرح بھیجے گا ان کو اللہ کو شخبری کے ساتھ اور راضی رکھے گا اُن کو اُس حالت میں کہ جس میں کہ وہ ہوں گے، اور حشر کرے گا اُن کا انبیاءؑ کے

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) دوسرے عمرؓ تیسرے عثمانؓ چوتھے علیؓ مہدیؑ اور عیسیٰؑ خلیفے بھی ہونگے اور امام (معصوم) بھی۔ نبیؐ کے بعد خلافت آپؐ کے صحابہؓ میں سے اس کے لئے ممکن ہے، جو سنت میں آپ کا پیرو رہا۔ اور نبیؐ کے بعد امامت صرف دو ہی شخصوں کے لئے ممکن ہے۔ اور وہ مہدیؑ اور عیسیٰؑ ہیں، کیوں کہ امامت اسی شخص کے لئے درست ہے جو اپنی اُمت کی نجات کا سبب ہو، اور اس کی پیروی کی وجہ سے اُس کی اُمت نجات پاسکے، چنانچہ نبیؐ نے فرمایا میری اُمت کس طرح ہلاک ہوگی میں اس کے اول میں ہوں عیسیٰؑ اس کے آخر میں ہے اور مہدی میرے اہل بیت سے اس کے درمیان ہے۔

www.khalifatullahmehdi.info

زمرہ میں، اوران کے سبب سے بندوں کو رزق دے گا۔ اوراُن کے سبب سے اُن کی بلا کو دفع کرے گا۔ ذکر کیا گیا ہے مفتاح النجات اور سراج الصابرین میں۔ پس ثابت ہوا کہ مہدیؑ کی گروہ کا ایک مرد بھی واجب التصدیق ہے چہ جائے کہ اُس گروہ کے ہر ایک فرد کو کچھ نہ سمجھنا احکام خدا کا ترک کرنا، اوراُس سے روگردانی کرنا اپنے آپ پر ظلم کرنا ہے۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔اور مت دُور کر اُن کو جا اپنے پروردگار کا ذکر کیا کرتے ہیں صبح اور شام خدا ہی کو چاہتے ہیں نہ تیرے ذمہ کچھ ان کی جواب دہی ہے، اور نہ تیری جواب دہی ان کے ذمہ تو اُن کو دُور کردے گا تو ہو جائے گا ناانصافوں میں۔ اگرچہ ایسے اوصاف (جو آیتِ بالا میں مذکور ہیں) گذرے ہوئے ائمۂ دین کی پیروی کرنے والوں نے ازروئے احتیاط اختیار کیا تھا، لیکن امام مہدیِ موعودؑ کے تمام پیروان اوصاف پر عمل کرنے کے لئے مامور ہیں، چنانچہ مظہر شرح مصابیح میں شہادت دیا ہے، کہ انسانوں میں بینا لوگ آخرت کی طرف رغبت کرنے والے دنیا کو چھوڑنے والے ایک دن کی قوت پر قناعت کرنے والے اورنہیں ذخیرہ کریں گے مال کو ہر زمانے میں متوکلین کی ایک جماعت اس صفت سے متصف پائی گئی لیکن عام لوگ نہیں ہوں گے اس صفت کے ساتھ مگر مہدیؑ کے زمانہ میں، پس ضرور ہے، کہ اس قسم کی نشانیاں ان ہی کے ساتھ مخصوص ہوں اے بھائی غور تو کر جب دونوں جہان کے محبوب محمد مصطفےٰ ﷺ کو سختی سے اللہ کا حکم ہوا کہ ذاکرین کو دُور مت کر تو پس اس سے بڑھ کر ظالم کون جو ان کی (مہدیؑ کی پیروی کرنے والوں یعنے خدا کے ذکر وفکر میں مشغول رہنے والوں کی) پیشوائی سے علیحدہ ہونے کی ترغیب رکھتا ہے۔ ایضاً ان احکام کے سوا زمانہ کے بادشاہ بھی قانون شرع سے حربی کا حکم رکھتے ہیں، چنانچہ تیمور شاہ کے فتویٰ سے معلوم ہوتا ہے، کہ یہ صفات (حربی صفات) ان میں موجود ہیں یعنے ایسے لوگ عمداً شرع کا خلاف کرتے ہیں، اگر ان کو شرع کی طرف دعوت دی جائے تو غفلت برتتے ہیں، اور ہرگز عمل نہیں کرتے، اور بدعملی پر مصر بھی رہتے ہیں۔ اور یہی ایمان کے زوال کی علامت ہے، بلکہ بعض تو احکام الٰہی کا فوری مضحکہ اڑاتے ہیں اور حکم الٰہی کا مضحکہ کرنا نافرمانی کرنا ہے اور تفسیروں کے اتفاق سے آیت ''بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے'' کی حد میں آجاتے ہیں۔ پس جو شخص کہ ان لوگوں کے متعلق (جن کا ذکر اوپر کیا گیا) عادل اور مسلمان ہونے کا گمان رکھتا ہے، اُس پر لازم ہے کہ شرعِ محمدیؐ کے قیام کے لئے کسی کے ذریعہ اُن کو اطلاع کرائے۔ اگر وہ شرعِ محمدیؐ کے قیام کو قبول نہ کریں تو اُن سے مقاتلہ کرے۔ اور اگر محاربہ کی قوت نہیں رکھتا ہے، تو چاہیئے کہ اُن پر اور اُن کے متعلقین اور رواداروں پر حکم حربی جاری کرے، ورنہ اُن ہی میں شمار کیا جائے گا۔ دیگر یہ کہ اکثر کفار ہند دارالحرب ہیں، چنانچہ ان کے اُس عہدنامہ سے جو حضرت عمرؓ کو دیا ہے ثابت ہوتا ہے، پس بالضرور بادشاہانِ زماں جو اُن کے روادار ہیں، ان کے متعلقین اور روادار اور ان کے متعلقین بھی وہی حکم حربی رکھتے ہیں، جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ مگر مصدقانِ مہدیؑ کہ تارکانِ دنیا اور سب سے آزاد ہیں بلکہ اُن کے متعلقین بھی ایمان کے امیدوار ہیں (ترکِ دنیا کا ارادہ

رکھنے والے غرّ غرّہ سے پہلے ترکِ دنیا کر کے خدا کے حضور جانے والے ہیں) اس وجہ سے کہ ناجائز کو جائز نہیں جانتے اور روزی کی تدبیر بھی جو کرتے ہیں، تو کراہیت کے ساتھ فراغت سے نہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔ جو کوئی کفر کرے اللہ سے ایمان لانے کے بعد مگر (وہ نہیں) جو مجبور کیا جائے ، اور اُس کا دل ایمان پر برا قرار ہے، اس عقیدۂ مرضیہ (خدا اور رسول و مہدی علیہما السلام کے اس پسندیدہ عقیدہ) کے سبب سے مصدقانِ مہدیؑ پر کفر عائد نہیں ہوتا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ لڑو اُن لوگوں سے جو نہ اللہ کو مانتے ہیں اور نہ روزِ آخرت کو اور نہ اُن چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں اُن چیزوں کو جن کو حرام کر دیا اللہ اور اس کے رسولؐ نے۔ صادر ہوا، تو ضرورۃً ۔ نہ اللہ کو مانتے ہیں اور نہ روز آخرت کو۔ اور نہ قبول کرتے ہیں سچا دین۔ بھی مخالفوں پر لازم آیا، اس لئے کہ کلام اللہ کے ایک کلمہ کا انکار تمام کلام اللہ کا انکار ہے۔ پس جب کہ ایسے عقائد و اعمال منکرانِ مہدیؑ میں ظاہر و روشن ہیں تو زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

المرقوم ۱۰/ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ

راقم الحروف

خاک پائے گروہ حضرت سید محمد جونپوری امام مہدیِ موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

احقر دلاور عرف گورے میاں مہدوی

ساکن حیدرآباد دکن۔ سدّی عنبر بازار۔ محلّہ پٹھان واڑی